اسلام
ایک ضابطۂ حیات ہے

17-October-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنَّت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ

جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا، جب تک جنَّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/۳۲۸، حدیث: ۲۵۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

---

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نِیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِسلام (Islam) ایک امن پسند، سچا، پیارا، کامل و اکمل، انتہائی تیزی کے ساتھ پھیلتا ہوا عالمگیر مذہب ہے، اسلام وہ واحد مذہب ہے جس کے ماننے اور چاہنے والوں کی تعداد پوری دنیا میں سب سے زیادہ ہے، اسلام میں دینی، دنیاوی، اُخروی، اخلاقی، ظاہری، باطنی، گھریلو، خاندانی، معاشرتی بلکہ ہر اعتبار سے زندگی کے تمام شعبہ جات سے وابستہ افراد کے لئے بہترین اُصول وضوابط اور شاندار ہدایات موجود ہیں۔ جو اس حقیقت کو ثابت کرتے ہیں کہ **"اسلام مکمل ضابِطۂ حیات ہے"**۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ صرف اسلام ہی اللہ پاک کا پسندیدہ دِین ہے، چنانچہ پارہ 6 سورۃُ المائدہ کی آیت نمبر 3 میں ربِّ کریم کا فرمانِ حقیقت بنیاد ہے:

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ ترجَمۂ کنزالعرفان: آج میں نے تمہارے لئے

نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا ؕ تمہارا دین مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ (پ ۶، المائدہ: ۳)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دینِ اسلام نے عورتوں کے بہت سے حقوق بیان فرمائے ہیں اور انہیں معاشرے میں وہ مقام و مرتبہ بخشا ہے جس نے انسانیت کا سر فخر سے بلند کر دیا۔

عورتوں سے حسن سلوک

اللہ پاک قرآن کریم میں عورتوں کے حقوق کی ادائیگی کے متعلق سورہ نساء، آیت نمبر 9 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا یَحِلُّ لَکُمۡ اَنۡ تَرِثُوا النِّسَآءَ کَرۡهًا ؕ وَ لَا تَعۡضُلُوۡهُنَّ لِتَذۡهَبُوۡا بِبَعۡضِ مَاۤ اٰتَیۡتُمُوۡهُنَّ اِلَّاۤ اَنۡ یَّاۡتِیۡنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ وَ عَاشِرُوۡهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ۚ فَاِنۡ کَرِهۡتُمُوۡهُنَّ فَعَسٰۤی اَنۡ تَکۡرَهُوۡا شَیۡـًٔا وَّ یَجۡعَلَ اللّٰهُ فِیۡهِ خَیۡرًا کَثِیۡرًا ﴿۱۹﴾ (پ ۴، سورۃ النساء: آیت ۱۹)

ترجمہ کنزالعرفان: اے ایمان والو! تمہارے لئے حلال نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور عورتوں کو اس نیت سے روکو نہیں کہ جو مہر تم نے انہیں دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو سوائے اس صورت کے کہ وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے گزر بسر کرو پھر اگر تمہیں وہ ناپسند ہوں تو ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے

علامہ قرطبی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اپنی مشہور و معروف تفسیر قرطبی میں فرماتے ہیں: اسلام سے پہلے اہلِ عرب کا یہ دستور تھا کہ لوگ مال کی طرح اپنے رشتہ داروں کی بیویوں کے بھی وارث بن جاتے تھے پھر

اگر چاہتے تو مہر کے بغیر انہیں اپنی زوجیت میں رکھتے یا کسی اور کے ساتھ شادی کر دیتے اور ان کا مہر خود لے لیتے یا انہیں آگے شادی نہ کرنے دیتے بلکہ اپنے پاس ہی رکھتے تاکہ انہیں جو مال وراثت میں ملا ہے وہ اِن لوگوں کو دیدیں اور تب یہ ان کی جان چھوڑیں یا عورتوں کو اس لئے روک رکھتے کہ یہ مر جائیں گی تو یہ روکنے والے لوگ ان کے وارث بن جائیں۔ الغرض وہ عورتیں ان کے ہاتھ میں بالکل مجبور ہوتیں اور اپنے اختیار سے کچھ بھی نہ کر سکتی تھیں اس رسم کو مٹانے کے لیے یہ آیت نازل فرمائی گئی۔ (تفسیر قرطبی، پ۴، النساء، تحت الآیۃ ۱۹، ۱۳۷۸/۳)

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: یہ آیت اُس شخص کے متعلق ہے جو اپنی بیوی سے نفرت رکھتا ہو اور اُس کے ساتھ بد سلوکی اس لئے کرتا ہو کہ وہ پریشان ہو کر مہر واپس کر دے یا مہر معاف کر دے، اس سے اللہ پاک نے منع فرمادیا۔ (تفسیر خازن، پ۴، النساء، تحت الآیۃ ۱۹، ۱/۳۶۰)

اسی کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: یہاں جو حالات زمانۂ جاہلیت کے بیان کئے جارہے ہیں ان پر غور کریں کہ کیا انہی حالات پر اِس وقت ہمارا معاشرہ نہیں چل رہا۔ بیویوں کو تنگ کرنا، جبری طور پر مہر معاف کروانا، ان کے حقوق ادا نہ کرنا، ذہنی اَذیتیں دینا، کبھی عورت کو اس کے ماں باپ کے گھر بٹھا دینا اور کبھی اپنے گھر میں رکھ کر بات چیت بند کر دینا، دوسروں کے سامنے ڈانٹ ڈپٹ کرنا، لتاڑنا، جھاڑنا وغیرہ۔ عورت کے گھر والوں سے صراحتاً یا بیوی کے ذریعے نت نئے مطالبے کئے جاتے ہیں، کبھی کچھ دلانے اور کبھی کچھ دلانے کا۔ الغرض ظلم و سِتم کی وہ کون سی صورت ہے جو ہمارے گھروں میں نہیں پائی جارہی۔ اللہ پاک کرے کہ قرآن کی یہ آیتیں ان لوگوں کو سمجھ آجائیں اور وہ اپنی اس بری رَوِش سے باز آجائیں۔ نیز ان آیات کی روشنی میں وہ لوگ بھی کچھ غور کریں جو اسلام سے شرمندہ شرمندہ سے رہتے ہیں اور ڈھکے چھپے الفاظ میں کہتے ہیں کہ اسلام میں عورتوں پر بہت سختیاں ہیں۔ وہ دیکھیں کہ اسلام

میں عورتوں پر سختیاں کی گئی ہیں یا انہیں سختیوں سے نجات دلائی گئی ہے؟ (تفسیر صراط الجنان، پ۴، البقرۃ، تحت الآیۃ۱۹، ۲/۱۶۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رہے! اسلام سے پہلے عورتوں کا حال بہت خراب تھا، مردوں کی نظر میں عورتوں کی کوئی حیثیت (Value) ہی نہیں تھی، عورتیں دن رات محنت مزدوری کرکے جو کچھ کماتیں، وہ بھی مردوں کو دے دیا کرتی تھیں، مگر مرد پھر بھی ان عورتوں کی کوئی قدر نہیں کرتے تھے بلکہ جانوروں کی طرح ان کو مارتے پیٹتے، ذرا ذرا سی بات پر عورتوں کے کان ناک وغیرہ اعضاء کاٹ لیا کرتے اور کبھی تو قتل بھی کر ڈالتے تھے، عرب کے لوگ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے اور باپ کے مرنے کے بعد اس کے لڑکے جس طرح باپ کی جائیداد اور سامان کے مالک ہو جایا کرتے تھے، اسی طرح اپنے باپ کی بیویوں کے مالک بن جایا کرتے تھے اور ان عورتوں کو زبردستی اپنے پاس رکھ لیا کرتے تھے، عورتوں کو ان کے ماں باپ بھائی بہن یا شوہر کی میراث (Inheritance) میں سے کوئی حِصّہ نہیں ملتا تھا، نہ عورَتیں کسی چیز کی مالک ہوا کرتی تھیں۔ جب رسولِ مقبول، بی بی آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ پاک کی طرف سے **"دینِ اسلام"** لے کر تشریف لائے تو دنیا بھر کی ستائی ہوئی عورَتوں کی قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا۔ اسلام کی بدولت ظلم سے کچلی ہوئی عورتوں کا دَرَجہ اس قدر بلند ہو گیا کہ بیٹی کی صورت میں اس کو رَحمت قرار دیا، ماں کے روپ میں اس کے قدموں کو جنت کی چوکھٹ سے تشبیہ دی اور معاشرے میں اسے وہ عزّت اور مقام دیا جس کا اس سے پہلے تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا، عبادات و معاملات بلکہ زندگی و موت کے ہر مرحلے اور ہر موڑ پر مَردوں کی طرح عورَتوں کے بھی حقوق مقرر ہو گئے، چنانچہ عورتوں کو مالکانہ حقوق حاصل ہو گئے، عورَتیں اپنے مہر کی رقموں، اپنی جائیدادوں کی مالک، اپنے ماں باپ، بھائی بہن اولاد اور شوہر کی میراثوں کی وارث قرار دی گئیں۔ (جنتی زیور، ص۳۹تا۴۲)

(ملخصاً وملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماں باپ کے حوالے سے اسلامی رہنمائی کے روشن پہلو

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماں باپ وہ عظیم ہستیاں ہیں، جن کا سب کچھ ان کی اولاد ہوا کرتی ہے، اولاد چاہے ناکارہ ہو، نافرمان ہو، اگرچہ معذور ہی کیوں نہ ہو مگر وہ والدین کے جگر کا ٹکڑا ہوتی ہے، مگر افسوس! والدین معاشرے کے وہ مجبور افراد ہیں جو ہر دور میں ظلم کی چکی میں بُری طرح سے پِسے ہوئے نظر آئے ہیں، نالائق اولاد والِدَین کے سارے احسانات کو بُھلا کر انہیں اپنے لئے مَعَاذَاللہ کباب میں ہڈی کی طرح خیال کرتے ہیں، والدین کے ساتھ نوکروں سے بھی بُرا سُلوک کیا جاتا ہے، والدین اولاد کی بہتری کے لئے کوئی نصیحت کردیں تو انہیں گُھور گُھور کر دیکھا جاتا ہے، انہیں جھاڑا جاتا، طعنے دیئے جاتے اور گھر سے بے دخل کردینے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں حتّٰی کہ معاملات اب اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ بعض ملکوں میں تو گھر سے بے دخل کئے اور اولاد کے ستائے والدین کی دیکھ بھال کے لئے باقاعدہ اب اولڈ ہاؤس (Old House) قائم ہیں، جہاں پر ان بیچاروں کی ساری زندگی اپنی اولاد کی جدائی کے غم، ان کی یاد میں روتے بلکتے اور ایڑیاں رگڑتے رگڑتے گزر جاتی ہے۔ یاد رہے! اسلام ان چیزوں کی سختی کے ساتھ بُرائی بیان فرماتا ہے، ماں باپ کی عزّت اور ان کے حقوق پورے کرنے کے حوالے سے اسلام میں بڑی واضح ہدایات کثرت سے موجود ہیں، والدین کے حقوق پورے کرنے اور ان کی عزّت کے تحفظ کی اسلام نے جس قدر ترغیب و تاکید ارشاد فرمائی ہے وہ غافلوں کو جگانے کے لئے کافی ہے۔ والدین کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے کا حکم دیتے ہوئے ربِّ کریم پارہ 15 سُورۂ بنی اسرائیل کی آیت

نمبر 23 اور 24 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا(۲۳) وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا(۲۴)

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۳۔۲۴)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خوبصورت، نرم بات کہنا۔ اور ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور دعا کر کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"جنتی زیور"** کے صفحہ نمبر 92 تا 94 پر لکھا ہے: (1) خبر دار! خبر دار! ہر گز ہر گز اپنے کسی قول و فعل سے ماں باپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ دیں۔ اگرچہ ماں باپ اولاد پر کچھ زیادتی (ظلم) بھی کریں مگر پھر بھی اولاد پر فرض ہے کہ وہ ہر گز ہر گز کبھی بھی اور کسی حال میں بھی ماں باپ کا دل نہ دکھائیں۔ (2) اپنی ہر بات اور اپنے ہر عمل سے ماں باپ کی تعظیم و تکریم کرے اور ہمیشہ ان کی عزّت کا خیال رکھے۔ (3) ہر جائز کام میں ماں باپ کے حکموں (Orders) کی فرمانبر داری کرے۔ (4) اگر ماں باپ کو کوئی بھی حاجت ہو تو جان و مال سے ان کی خدمت کرے۔ (5) اگر ماں باپ اپنی ضرورت سے اولاد کے مال و سامان میں سے کوئی چیز لے لیں تو خبر دار! ہر گز ہر گز بُرا نہ مانیں۔ نہ اظہارِ ناراضی کریں بلکہ یہ سمجھیں کہ میں اور میرا مال سب ماں باپ ہی کا ہے۔

حدیث شریف میں ہے: حضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شخص سے یہ فرمایا: اَنْتَ وَ مَالُكَ لِاَبِیْكَ یعنی تُو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔ (ابن ماجه، کتاب التجارات، باب ماللرجل من مال ولده

،۳/۸۱،حدیث:۲۲۹۲)(6)ماں باپ کا انتقال ہو جائے تو اولاد پر ماں باپ کا یہ حق ہے کہ ان کے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے رہیں اور اپنی نفلی عبادتوں اور خیرات کا ثواب ان کی روحوں کو پہنچاتے رہیں، کھانوں اور شیرینی وغیرہ پر فاتحہ دلا کر ان کی اَرواح(روحوں) کو ایصالِ ثواب کرتے(یعنی ثواب پہنچاتے)رہیں۔(7)ماں باپ کے ذِمّے جو قرض ہو، اس کو ادا کریں یا جن کاموں کی وہ وصیّت کر گئے ہوں، ان کی وصیّتوں پر عمل کریں۔(8)جن کاموں سے زندگی میں ماں باپ کو تکلیف ہوا کرتی تھی، ان کی وفات کے بعد بھی اُن کاموں کو نہ کریں کہ اس سے ان کی روحوں کو تکلیف پہنچے گی۔(9)ان کے لئے دعائے مغفرت کریں، اس سے ماں باپ کی اَرواح(روحوں) کو خوشی ہوگی اور فاتحہ کا ثواب فرشتے نور کی تھالیوں میں رکھ کر ان کے سامنے پیش کریں گے اور ماں باپ خوش ہو کر اپنے بیٹے بیٹیوں کو دعائیں دیں گے۔(جنّتی زیور، ص ۹۲ تا ۹۴ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ اسلام کتنا پیارا دِین ہے، جس نے حقیقی معنیٰ میں ماں باپ کے حقوق کے حوالے سے لوگوں میں عقل و شعور بیدار کیا، اگر اسلام کی جلوہ گری نہ ہوتی تو اس عظیمُ الشّان طریقے سے ان کے حقوق کے تحفظ کا سبق کون سکھاتا؟ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اسلامی تعلیمات کو عملی طور پر اپناتے ہوئے ماں باپ کی قدر کریں، ان کے حقوق بجالائیں، ان کی ناراضی والے کاموں سے بچیں اور ان کی خدمت کو دُنیا و آخرت کی سعادت سمجھیں۔

اللہ کریم ہمیں والدین کا ادب و احترام بجالانے اور ان کی فرمانبرداری کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بڑے بھائی کے حوالے سے اسلامی تعلیمات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! والدین کے بعد بہن بھائی کا آپس کا رشتہ (Relation) بہت قریبی شمار کیا جاتا ہے، والدین کے مرنے کے بعد عُموماً ان کے درمیان تعلُّقات خراب ہونے کا خطرہ رہتا ہے، لہٰذا بھائی بہنوں کے درمیان ناراضیوں کا دروازہ بند کرنے کے لئے والدین کے بعد گھر کے افراد میں سے جس شخصیت کے مقام و مرتبے کو اسلام نے شان و شوکت سے نوازا اور جس کے ادب و احترام کا درس دیا ہے وہ ہے **"بڑا بھائی"**۔ بڑے بھائی کی اَہَمِّیَّت کو اُجاگر کرتے ہوئے نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: **حَقُّ كَبِيْرِ الْاِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ** یعنی بڑے بھائی کا حق اپنے چھوٹے بہن بھائیوں پر ایسا ہے جیسا باپ کا حق اپنے بیٹے پر۔ (شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، فصل فی صلۃ الرحم، ۶/۲۱۰، حدیث: ۷۹۲۹)

یاد رکھئے! بڑے بھائی کے دل میں چھوٹے بہن بھائیوں کیلئے والد جیسی شفقت و مَحَبَّت رکھی گئی ہے۔ بڑا بھائی والد کی موجُودگی میں چھوٹوں کا خیال رکھتا ہے، ان کی ضرورتوں کو پُورا کرتا ہے اور اگر والد کا سایۂ شفقت اُٹھ جائے تو بعد میں بھی اپنی ذِمّہ داریاں اچھے طریقے سے نبھاتا ہے، بڑے بھائی کے اتنے احسانات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ چھوٹے بہن بھائی بھی اس کا ادب کریں، والِدَین کی غیر مَوجُودگی میں اسے اپنے والدین کا مرتبہ دیں، ورنہ اسے اپنا نگران و سربراہ سمجھیں، اس کی غیبت، چُغلی اور اس کے مُتَعَلِّق بدگمانیوں سے بچیں، حَتَّی الامکان اس کی جائز خواہشات اور اَحْکامات پر عمل کریں، ہمیشہ اس سے اچھے تعلُّقات قائم رکھیں اور اگر کبھی وہ ناراضی ہو جائے تو خود بڑھ کر اس سے معافی مانگیں اور اسے منانے کیلئے جس قدر ممکن ہو کوشش کریں۔

بڑے بھائی سے اچّھا سُلُوک کیجئے

حضرت سَیِّدُنا جَرِیر بن حازِم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میرا سر میرے ہاتھوں میں ہے، اس کی تعبیر (Interpretation) جاننے کیلئے میں نے اپنا یہ خواب حضرت سَیِّدُنا امام اِبْنِ سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو سُنایا (جو خوابوں کے نتائج بتانے میں کافی مہارت رکھتے تھے) اُنہوں نے مجھ سے پوچھا: تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں، ارشاد فرمایا: کیا تمہارا کوئی بڑا بھائی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک سے ڈرتے رہو، اس کے ساتھ اچّھا سُلُوک کیا کرو اور اس سے تعلّق توڑنے سے باز رہو۔ (شعب الایمان، باب فی برالوالدین، فصل فی صلۃ الرحم، ۲۱۰/۶، رقم: ۷۹۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

چھوٹوں پر شفقت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسلام نے جہاں چھوٹوں کو بڑے بھائی کا ادب و اِحترام کرنے کا درس دیا ہے، وہیں بڑوں کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی چھوٹے بہن بھائیوں کے ساتھ شَفْقَت و مَحَبَّت کا برتاؤ کریں۔ آیئے! ترغیب کے لئے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: جس کی 3 بیٹیاں یا 3 بہنیں ہوں، یا 2 بیٹیاں یا 2 بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سُلُوک کرے اور ان کے معاملے میں اللہ پاک سے ڈرے تو اس کے لئے جنت ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی النفقۃ علی...الخ، ۳۶۷/۳، حدیث: ۱۹۲۳)

(2) ارشاد فرمایا: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی عزّت نہ کرے اور ہمارا حق نہ پہچانے، وہ ہم سے نہیں۔ (معجم کبیر، سعید بن جبیر عن ابن عباس، ۳۵۵/۱۱، حدیث: ۱۲۲۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رشتے داروں کے حوالے سے اسلامی ضابطۂ حیات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح گھریلو رشتوں کے حوالے سے دینِ اسلام ہماری تربیت و رہنمائی فرماتا اور ایک دوسرے کے حقوق کی رعایت کرنے کا درس دیتا ہے، اسی طرح رشتے داروں کے حوالے سے بھی اس مذہب میں ہمارے لئے رہنما اُصول و قوانین موجود ہیں۔

رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے حوالے سے اسلام ہمیں کیا حکم فرماتا ہے اور ہمیں ان کے ساتھ کس طرح کا رویّہ (Behaviour) رکھنا چاہئے۔ آیئے! سنئے اور رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے کی بھرپور کوشش کیجئے، چنانچہ

پارہ 4 سُورۃُ النِّساء کی پہلی آیتِ مبارکہ میں ارشادِ رحمٰن ہے:

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ﴿۱﴾ (پارہ:۴، النساء:۱)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتوں (کو توڑنے سے بچو) بیشک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

تفسیرِ نعیمی میں اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: مُسلمانوں پر جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ضروری ہے، ایسے ہی اپنے قَرابت (رشتے) داروں کے حق اَدا کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ مزید اِرشاد فرماتے ہیں: اپنے عزیزوں، قریبوں پر اچھا سُلوک بہت ہی مُفید ہے، دُنیا میں بھی، آخرت میں بھی، اس سے زِندگی، موت، آخرت سب سنبھل جاتی ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، ۴/۴۵۶-۴۵۵ ملتقطاً)

یاد رکھئے: دادا، دادی، نانا، نانی، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ وغیرہ کے بھی کچھ حقوق ہیں۔

مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"بہشت کی کنجیاں"** کے صفحہ نمبر 197 پر لکھا ہے: رشتوں کو کاٹنا حرام اور

جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، لہٰذا ہر مُسلمان کو ہمیشہ اِس کا خیال رکھنا چاہیے کہ کسی رشتے دار سے تَعَلُّق نہ کاٹے بلکہ ہمیشہ اِس کوشش میں لگا رہے کہ رشتے داروں سے تَعَلُّق (Relation) قائم رہے اور کبھی بھی رشتہ کٹنے نہ پائے۔ بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ جو رشتے دار ہم سے تَعَلُّق رکھے گا، ہم بھی اُس سے تَعَلُّق رکھیں گے اور جو ہم سے کٹ جائے گا، ہم بھی اُس سے کٹ جائیں گے، یہ کہنا اور یہ طریقہ بھی اِسلام کے خِلاف ہے۔ (مزید فرماتے ہیں:) رشتے داروں کے ساتھ تَعَلُّق کاٹ دینے کی ایک ہی صُورت جائز ہے اور وہ یہ کہ شریعت کے مُعامَلے میں تَعَلُّق کاٹ دیا جائے، مثلاً کوئی رشتے دار اگرچہ کتنی ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہو، اگر وہ مُرتَد (یعنی اسلام سے پھر جائے) یا گمراہ و بد دِین ہو جائے تو پھر اُس سے تَعَلُّق کاٹ لینا واجب ہے یا کوئی رشتہ دار کسی گُناہِ کبیرہ میں گرِفتار ہے اور منع کرنے پر بھی باز نہیں آتی بلکہ اپنے گُناہِ کبیرہ پر ضِد کرکے اَڑی ہوئی ہے تو اُس سے بھی قطعِ تَعَلُّق کر لینا (رشتہ کاٹنا) ضروری ہے، کیونکہ اُس کے ساتھ تَعَلُّق رکھنا اور تعاوُن کرنا گویا اُس کے گُناہِ کبیرہ میں شرکت کرنا ہے اور یہ ہر گز ہر گز جائز نہیں۔ (بہشت کی کنجیاں، ص۹۷ ملتقطاً و ملخصاً) لیکن اگر آپ اس کے گناہ میں کسی طرح کی مدد نہیں کرتیں تا اور اس کے گناہ کی وجہ سے اس کے اندر گناہوں کی نحوست پیدا ہونے کا خطرہ نہ ہو تو پھر رشتہ توڑ لینا واجب نہیں ہے اور اگر ممکن ہو تو نیکی کی دعوت ضرور دیتی رہے تاکہ وہ گناہوں سے باز رہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رشتے داری میں یہ بات ملحوظ رکھنی ہے کہ کون محرم ہے اور کون نہیں اور جو غیر محارم رشتے دار ہیں ان سے معاملات شریعت کے مقرر کردہ حدود میں رہ ہی کریں، یاد رہے! شریعت نے سب کے حقوق بیان کیے ہیں، مگر شریعت کے دائرے کے مطابق، والدین ہوں یا بہن بھائی، حقوق کی ادائیگی اسی صورت میں ہے جب وہ شریعت کے مطابق ہو، اگر والدین خلافِ

شریعت کام کا حکم دیں تو پھر کسی کی فرمانبرداری نہیں کی جائے گی اور نہ رشتہ نبھایا جائے گا بلکہ اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فرمانبرداری کی جائے گی کیونکہ اللہ پاک کی نافرمانی والے کاموں میں مخلوق میں سے کسی کی فرمانبرداری نہیں کی جائے گی۔ یہ اصول ہمیں ہر جگہ پیشِ نظر رکھنا چاہیے اور ہر جگہ اس پر عمل پیرا رہنا ضروری ہے۔

معاشرتی اعتبار سے اسلامی رہنمائی کے روشن پہلو

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معاشرے میں رہنے والوں میں سے انسان کا سب سے زیادہ جن سے واسطہ پڑتا ہے وہ اس کے پڑوسی (Neighbours) ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اسلام کا انسانیت پر یہ بہت بڑا فضل و احسان ہے کہ اس نے پڑوسیوں کے ساتھ بھی اچھا سُلوک بجالانے کا حکم فرما کر اپنے ماننے والوں کو ایک دوسرے کی عزّت کی حفاظت کرنے والا بنادیا۔

آیئے! فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتی ہیں کہ اسلام نے پڑوسیوں کے متعلق ہمیں کیا رہنمائی عطا فرمائی ہے اور ہم پر ان کے حقوق کی بجا آوری کس قدر لازم و ضروری ہے چنانچہ

ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟ یہ کہ جب وہ تم سے مدد مانگے اس کی مدد کرو، جب قرض مانگے اسے قرض دو، جب محتاج ہو اسے دو، جب بیمار ہو اس کی عیادت کرو، جب اسے خیر پہنچے تو اسے مبارَک باد دو، جب مصیبت پہنچے تو اس سے تعزیت کرو، اپنی ہانڈی سے اس کو تکلیف نہ دو مگر یہ کہ اس میں سے کچھ اسے بھی دے دو، اگر پھل خرید و تو اس کے لئے بھی بھیجو، اگر بھیجنا (ممکن) نہ ہو تو چھپا کر مکان میں لاؤ اور تمھارے بچے اسے لے کر باہر نہ نکلیں کہ پڑوسی کے بچے کو تکلیف ہو گی۔ (شعب الایمان، باب في اکرام الجار، ۷/۸۳، حدیث: ۹۵۶۰)

ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم! وہ (کامل) مومن نہیں ہو گا، اللہ پاک کی قسم! وہ (کامل) مومن نہیں

ہو گا، اللہ پاک کی قسم! وہ (کامل) مومن نہیں ہو گا۔ عرض کی گئی کون؟ یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ارشاد فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو۔ (بخاری، کتاب الادب، باب اثم من لا یامن جارہ بوائقہ، ۴/۱۰۴، حدیث: ۶۰۱۶)

بیان کردہ احادیثِ مبارکہ میں ان نادان اسلامی بہنوں کے لئے سبق ہے جو اپنے سُکون کی خاطر مختلف طریقوں سے اپنی ہمسائیوں کو تکلیف دینے میں کوئی شرمندگی (Shame) یا حرج محسوس نہیں کرتیں، یقیناً ان کا یہ رویہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے کیونکہ اسلام تو پڑوسیوں کے حقوق کا سب سے بڑا علمبردار ہے اور ہمیں یہی تعلیم ارشاد فرماتا ہے کہ اپنے پڑوسی کے لئے وہی پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتی ہو چنانچہ

رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بندہ اس وَقْت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے پڑوسی یا بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (مسلم ،کتاب الإیمان ، باب الدلیل علی ان من خصال الایمان...الخ، حدیث: ۴۵، ص۴۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی مبارک زندگیاں اسلامی سانچے میں ڈھلی ہوئی ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ حضرات اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہا کرتے ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک ایمان افروز واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور پڑوسیوں کے حقوق

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**بہتر کون؟**" کے صفحہ نمبر 62 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے پڑوسیوں کا بہت خیال رکھا کرتے، ان کی خبر گیری فرماتے، اگر کسی پڑوسی کا انتقال

ہو جاتا تو اس کے گھر والوں کو صبر کی تلقین کرتے اور انہیں تسلّی دیا کرتے۔(بہتر کون، ص ۶۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔☆سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: **اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ** ترجمہ: اے پروردِگار! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتی اور جیتی ہوں (یعنی سوتی اور جاگتی ہوں۔) (بخاری، ۱۹۶/۴، حدیث: ۶۳۲۵) ☆عصر کے بعد نہ سوئیں کہ عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اُس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو مَلامت کرے۔ (مسندابی یعلی، ۲۷۸/۴، حدیث: ۴۸۹۷) ☆دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، ۳۷۶/۵) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: غالِباً یہ ان لوگوں کے لئے ہوگا جو شب بِیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذِکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتب بینی یا مطالَعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان (تھکاوٹ) ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ص ۷۹) ☆دن کے اِبتدائی حصّے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، ۳۷۶/۵) ☆سونے میں مُسْتَحَب یہ ہے کہ باطَہارت سوئے اور ☆کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رُخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قِبلہ رُو سوئے پھر اِس کے بعد بائیں کروٹ پر۔ (فتاویٰ ہندیہ، ۳۷۶/۵) ☆سوتے وَقت قبر میں سونے کو یاد کرے

کہ وہاں تنہا سونا ہو گا، اپنے اعمال کے علاوہ کوئی ساتھ نہ ہو گا۔☆سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو، تہلیل، تسبیح اور تحمید پڑھے (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، سُبْحٰنَ اللہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا وِرد کرتا رہے) یہاں تک کہ سو جائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اُٹھتا ہے اور جس حالت پر مَرتا ہے قِیامت کے دن اُسی پر اُٹھے گا۔ (فتاویٰ ھندیه، ۵/۳۷۶)☆جاگنے کے بعد یہ دُعا پڑھئے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ** ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔(بخاری، ۴/۱۹۶، حدیث:۶۳۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد